بسم اللہ الرحمن الرحیم

الوداع! حسرتا!!

بموقع اختتامی اجلاس، عربی ششم رابعہ: ۴۱-۱۴۴۰ھ مطابق ۲۰-۲۰۱۹ء، دار العلوم دیوبند

الوداع! حسرتا!! اے ششم رابعہ! تجھ پہ ہے جاں فدا اے ششم رابعہ!
ہے عطا تیری علمی منوّر دِیا دین کی دی جِلا اے ششم رابعہ!
تھا یہ احساں تیرا اے ششم رابعہ!

صبح تا شام رہتے تیری گود میں غوطہ زن ہوتے علمی سخا، جود میں
یاد آتی تو سُنتے ہی **دار العلوم** تو تھی پڑھائی میں، کھیل اور کود میں
اب جدائی یہاں اے ششم رابعہ!

ذی رعب **حضرتِ مصلح الدین** کے درس میں کُھلتے تھے مسئلے حین کے
بیک ہفتہ رجسٹر تلاشی بھی تو ان کی اسباب میں سے ہے تلقین کے
اب نہیں آسرا اے ششم رابعہ!

مفتی عثماں غنی فخر بنگال ہیں دور کرتے متن کے جو جنجال ہیں
ترجمہ میں نہیں ان کی کوئی مثال نیند و غفلت، جمائی جو ابطال ہیں
ان سے سالم رکھا اے ششم رابعہ!

مشفق استاذ وہ **حضرت ایوب** ہیں کبر سنی میں وہ مثل یعقوبؑ ہیں
تھانویؒ، گنگوہیؒ کے ہیں زندہ نشاں نرم خو، نیک فطرت میں محبوب ہیں
وہ ملیں گے کہاں اے ششم رابعہ!

شہ **مزمل بدایونی** کا کیا کہیں؟ راز بینی، سُنہ چینی کا کیا کہیں؟
درسگہ ان کی رہتی سدا جھوم جھوم طلبہ پر ان کی قربانی کا کیا کہیں؟
ان کا ثانی بتا اے ششم رابعہ!

کتنے ہشاش و بشاش **مفتی فہیم!** آتے ہی چلتی شعروں کی بادِ نسیم
لرز اٹھتی درسگاہ ہنسنے کے ساتھ ترجمے، چٹکلے پورے ہوں، یا ہوں نیم
وہ خوشی اب کہاں اے ششم رابعہ!

آں **مزمل مظفرنگر** کے علوم حاویٔ سنّہ، قرآن و فقہ و نجوم
محنت و درد دل سے پڑھاتے تھے وہ حیثیت ان کی ہے فخر **دار العلوم**
اب کہاں رہنما اے ششم رابعہ!

مرسلیں بھائی کو ہم سے صد احترام لمحہ پر کرتے ہر چیز کا انتظام
باقی رکھے خدا باہمی نسبتیں دائمی ہو اخوّت کا یہ اہتمام
رب کے در پر دعا اے ششم رابعہ!

ساتھیو! تم شروع سال سے ساتھ تھے متفق تھے سبھی ہاتھ در ہاتھ تھے
بیچ میں ہم سے جو بھی ہوئی بھول و چوک خیؔر نے دیکھا تم پیکرِ داتھ تھے
بخش کی کر سخا اے ششم رابعہ!

از قلم: افتخار الحق خیؔر فینوی، یکے از شرکائے عربی ششم رابعہ